

۱۲۵

ان تنصروا لله ينصركم ويثبت اقدامكم

چھپاوست بہت میں نورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

Digitized by Khilafat Library

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

ایم پیٹ یاچر پریس مرین
پبلشرز لاہور



جلد ۲۵ قادیان دارالامان ۷ - اگست ۱۹۱۸ء نمبر ۲۵

الحکم کا جنس کی نمبر

اس حیثیت سے آج کا پرچہ الحکم کا جنگی نمبر کہا جاتا ہے۔ یہ
نقلے سے دعا ہے۔ کہ جس غرض و مقصد کو مد نظر رکھ کر اسے شائع
کیا جاتا ہے۔ اس میں کامیابی ہو۔ (آمین)

الحکم سوائے حضرت مسیح موعود و علیہ السلام کے یوم وفات کی یاد
کو تازہ رکھنے کے کسی خاص نمبر کی صورت میں شائع نہیں کیا جاتا
لیکن برٹش گورنمنٹ اور سلسلہ اجڈتہ کے تعلقات
دینی حیثیت سے اس قسم کے ہیں کہ سلسلہ کی تبلیغ و نہایت
کے لئے جو سہولتیں اور سبب اس عمن گورنمنٹ کے
نیو یارک کو حاصل ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس لئے جنگ
کے پانچویں سالگرہ کی تقریب پر میں نے پسند کیا۔ کہ الحکم کا ایک
خاص نمبر شائع کر دیا جاوے۔

یہ زمانہ مادیات کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور سب اہل
کاشرک عظیم دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اسلام نے اس کا کام لیا ہے
تعلیم دی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں سے کام
لینا مومن کی زندگی کا ایک مقصد ہے۔ لیکن اسلام نے محض سبب
ہی پر ہر دہ کر لینے کی تعلیم نہیں دی بلکہ جہاں ایالت نعید
کی تعلیم دیگر بتا رہے کہ انسانی قومی سے کام نہ لینا ان قوی
کی بے حرمتی ہے۔ وہاں ساتھ ہی ایالت لستعلین کی

ہدایت کر کے بتایا کہ تمہارا پہلا کام اپنی طاقتوں اور قوی سے کام لینا ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ عاقلوں پر زور دینا ضروری ہے۔ اس لئے الحکم اپنے ناظرین کو اسلامی تعلیم کے ماتحت جہاں جنگ عظیم میں اسباب کے ماتحت اپنی گورنمنٹ کو قہرسم کے ہتھیار میں مدد دینے کی تحریک کرتا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی سب سے زیادہ زور دینا چاہیے کہ

برٹش تاج کی شاندار کامیابی کیلئے دعا کریں

ایک احمدی کی جنگی دعا

آلہی فوج انگریزی کو دائم فتح و نصرت ہو
ذیل و خوار یارب جرمن کی کل جمیعت ہو
شکست فاش محل ہو عدو کی فوج کو یارب
آلہی جنگ کے میدان میں انگلش کو نصرت ہو
فرار اب جنگ کے میدان سے ہو فوج جرمن کی
کچھ ایسی فوج انگریزی کی اسپہ چھائی ہویت ہو
فتح حاصل کریں ہر جنگ میں افواج انگریزی
سپاہ جرمن سب مبتلائے رنج و آفت ہو
شکست فاش کھائے آسٹریا فوج انگلش سے
ممنند میں فنا سب جرمنی کی بحری طاقت ہو
آلہی فوج انگلش فتح پائے فوج جرمن پر
عدو سلطنت برطانیہ پر حق کی لعنت ہو
کر و مل کر دعائیں قوم احمد تم نمازوں میں
فرزوں اب آخذا یا اپنے کنگ کی عمر و دولت ہو
ترے مامور کو آرام پہنچا اس حکومت سے
فتح برطانیہ گر ہو تو ظاہر تیری قدرت ہو
نصیر اب آرزو یہ ہے کہ یارب کل جہاں ہو
خلافت ابن ہدیٰ اور انگریزی حکومت ہو

انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ ہر سال کے آغاز میں نئے ارادوں میں ایک حسرتی اور انگوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے پس آہستہ آہستہ جنگ عظیم کا پانچواں اور نیا سال شروع ہوتا ہے جنگ کے متعلق اپنے فرائض کے ادا کرنے کی قوت میں ایک جوش اور مستعدی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طریق پر بھی ہم اس جنگ میں حصہ لے سکتے ہوں۔ اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور کمی نہیں کرنی چاہیے۔ ہمارا قدم بہت تیز اٹھنے کی ضرورت ہے۔ اور متفقہ بہت اوسمی سے منزل کامیابی کو قریب کرنے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہیں رہنے دینا چاہیے۔

احمدی جماعت کے اغراض اس جنگ میں دوسری تمام قوموں کے مقابلہ میں ایک جہاں شان رکھتے ہیں۔ دوسرے تمام لوگ مادی اغراض کو لیکر تحریک کرتے ہیں۔ کہ اس جنگ میں ہر ممکن طریق سے ہم کو اپنی سرکار کے مقاصد میں متحد ہو جانا چاہیے مگر احمدی جماعت کا نصب العین اس خصوص میں بھی محض دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے فضل و تائید سے اس جماعت کو گورنمنٹ برطانیہ کی عملی و فعاوری کا بیج دیا۔ پھر آپ کے

حضرت خلیفۃ المسیح (ایضاً اللہ نبصرہ) کی تقریر سالگرہ جنگ میں ہے کچھ

گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح سالگرہ جنگ کے موقع پر قادیان میں تھے۔ آپ نے اپنی جماعت کو اس تقریب پر ایک جیسوٹ لیکچر دیا۔ اہل گورنمنٹ کے لئے درد دل سے دعا فرمائی۔ (۱ سال آپ ناما ساری طبیعت کے باعث مرکز سے باہر ہیں۔ آپ کے مقرر کردہ امیر جماعت قادیان نے اس فرض کو ادا کیا۔

میں جماعت احمدیہ کے لئے حضرت امام کی گزشتہ تقریر میں سے کچھ جتنے یہاں درج کرتا ہوں۔ تاکہ اس خصوص میں انہیں پھر تذکرہ کا کام دیں۔ یہ فقرات مختلف جگہ سے لئے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

فرمایا

اسلام کہتا ہے۔ جس حکومت کے ماتحت رہو۔ اسکی اطاعت میں فرق نہ آئے دو۔ اسلام کی تعلیم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو بار بار اور بڑے زور سے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ شرطیں جو قرآن کریم سے رکھی ہیں۔ وہ چونکہ اس سلطنت میں پوری ہوتی ہیں۔ اسلئے اسکی اطاعت بھی فرض ہے۔

✽

اس طرف آپ نے بڑے زور سے اور بڑی کثرت کیساتھ توجہ دلائی ہے۔ اور کہا ہے کہ میں نے کوئی کتاب یا اشتہار ایسا ایسا نہیں لکھا۔ جس میں گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ نہیں کیا۔ پس حضرت صاحب کا اس طرف توجہ دلانا۔ اور اس زور کے ساتھ توجہ دلانا۔ اس اہمیت

(اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول) کے ماتحت ہونے کی وجہ سے گویا اللہ اور اس کے رسول کا ہی توجہ دلانا اس سے سمجھ لو کہ اس طرف توجہ کرنا کی کس قدر ضرورت ہے؟

✽

ہماری اطاعت اس لئے نہیں ہے۔ کہ دنیاوی لحاظ سے ہمیں اس حکومت سے تعلق اور واسطہ ہے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ اور اس کے خلاف کرنا گناہ ہے۔ پس ہم پر گورنمنٹ کی اطاعت دوسرے مذاہب کے لوگوں کی نسبت زیادہ فرض ہے کیونکہ اسلام نے قبول قبول کر اس کو تہا دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنی گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکا عملی ثبوت دیا ہے۔ آپ نے تمام عمر حکومت کی اطاعت کی اور دوسروں کو ایسا کرنے کی تلقین کرتے رہے۔

✽

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ایک جنگ ہوتی تھی (جنگ ٹرانسوال) اور اب بھی ایک جنگ شروع ہے۔ مگر وہ جنگ اس کے مقابلہ میں بہت چھوٹی تھی۔ اسوقت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریریں موجود ہیں اسوقت گورنمنٹ کے لئے چڑے کے رنگے۔ مدد دینے کی تحریکیں کی گئیں۔ دعائیں کی گئیں۔ آج بھی ہمارا فرض ہے کہ ایسا ہی کریں۔ یہ تو ہم جانتے ہیں

کہ یہ جنگ دنیا کے گناہوں کی وجہ سے اور حضرت مسیح موعود کی

صدقت کے لئے شروع ہے۔ مگر باوجود اس کے ہم پر جو گورنمنٹ کے احسان ہیں۔ اور جو آرام پہنچ رہے ہیں۔ وہ ہم سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ایسا کریں۔

اس وقت تک ہماری جماعت نے کئی ایک طریق سے گورنمنٹ کی مدد کی ہے۔ جماعت کی تعداد کے لحاظ سے ہمارے بہت سے آدمی میدان جنگ میں گئے ہوتے ہیں۔ پنجاب کی آبادی کے تناسب سے ہمارے دو تین سو آدمی بنتے ہیں۔ مگر اس وقت تک ہزار کے قریب جا چکے ہیں۔ اور ہر فن اور ہر کام کے گئے ہیں۔ یونیورسٹی ڈبل کمپنی میں جو ۱۶۰ آدمی لئے گئے ہیں۔ انہیں پانچ چھ ہمارے جماعت کے ہیں۔ جن میں سے ایک ایم۔ ایس۔ سی ہے۔ جو غالباً سب سے بڑا ڈگری یافتہ ہے۔ تو ہماری جماعت نے اپنی طاقت اور محنت بڑھ کر حصہ لیا ہے۔

مگر ایک اور کام ہے۔ جس کا کرنا بھی ضروری ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زبانی سنا تھا۔ شاید آپ نے کہیں لکھا بھی ہو۔ کہ ایک خطرناک جنگ ہوگی معلوم نہیں اس وقت ہم ہونگے یا نہیں ہونگے۔

مگر گورنمنٹ کے لئے اسی وقت دعا کرتے ہیں کہ خدا اسے کامیاب کرے

انیا بھی کیسے پاک دل ہوتے ہیں۔ اور کیسا احسان بردار احسان کرنے کا خیال رکھتے ہیں۔

اسلام کہتا ہے کہ

اپنے حکمرانوں کی سچے دل سے اطاعت کرو۔ پس ہم جو گورنمنٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو اسی کے ماتحت نہ کہ کسی پر احسان کرتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح ہکو نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ اسی طرح حکومت کی اطاعت کرینے کا حکم ہے۔ ہم

نماز پڑھتے ہیں۔ مگر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ ہم روزہ رکھتے ہیں۔ مگر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ ہم حج کرتے ہیں۔ مگر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ اور جو انہیں سے کسی حکم کو نہیں مانتا وہ اپنی ذات اور اپنی روح کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسی طرح ہم گورنمنٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔ مگر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اسلام کا حکم ہے۔ اور جہاں ہم اور کسی ایک مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں۔ وہاں ہمارے اطاعت الوالا اہر کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ پس سچے دل سے اس پر عمل کر کے ثابت کر دینا چاہیے۔ کہ ہم ہی اسلام کے ہر ایک حکم کو بڑی خوشی اور عمدگی سے پورا کرنے والے ہیں +

دارالامان کا ہفت

۱۔ موسم میں بدستور حرارت و حدت موجود ہے۔ خشک سالی

اور اساک باران نے قحط کی صورت پیدا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم فرما

۲۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کھل گئے ہیں +

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے تازہ ترین تاریخی جوکل شام کو پہنچی معلوم ہوا

کہ حضور جلد تشریف لائے ہیں + میں جب دیکھا تھا۔ تو میں دیکھتا تھا۔ کہ

حضرت خلیفۃ المسیح قادیان جلد سے جلد پہنچے گا خاص جوش رکھتے تھے۔ صرف

طبعی مشورہ کی وجہ سے ٹھہرے ہوئے ہیں طبی مشیر اس گرمی میں آنکلی اجازت نہیں دیتے

ڈاھوزی کے سفر نے حضرت کی صحت پر خاص اثر کیا ہے۔ سینہ میں سوزش

بہتی تھی۔ جو نہ شلہ کے سفر میں رفع ہوئی نہ بیسی کے مگر ڈاھوزی کے سفر

میں اس سہ فاقہ ہو گیا۔ الحمد للہ ڈاک۔ بہر حال حضور کی جلد تشریف

آوری کی توقع کی جاتی ہے +

۴۔ گمریہ قوم قادیان میں سکول کے قائم کر چکی سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ مگر

کو لاکھ ہزار روپے کیلئے تفریق لائے۔ اور تمام تعلیم پر

ایک بلکچر میں روپے ۱۰۰۰۰ کی رقم انصاف سے نکل کر انہیں سنا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد عالی نور اور دوسرے اخبارات کی اشاعت کے لئے

ایڈیٹر صاحب نور کی اشاعت کی ترقی اور اخبار کے قیام
و بقا کیلئے اپنے اخبار میں متواتر اپیلیں شائع کی ہیں۔ حضرت
خلیفۃ المسیح کو بھی توجہ دلائی حضور نے نور اور دوسرے اخبارات
کی توسیع اشاعت اور کام کر نیوالے احباب کی اعانت کیلئے اصولی
تحریک فرمائی۔

بھے یقین ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے مخلص خدام اپنے
آقا کی تحریک کو کامیاب بنا کر دکھادیں گے۔

چونکہ خصوصیت یہ تحریک نور کی اپیل پر ہے۔ اس لئے اس
خصوص میں نور کیلئے توسیع اشاعت کیلئے جہاں توجہ فرمائیں گے۔
شیخ محمد یوسف صاحب

اسلام علیکم۔ (یہ سیری عبارت اپنے اخبار میں اور دیگر اخبار میں چھپوایا)
اور اسلام علیکم۔ ایڈیٹر صاحب نور کی اپیل آپ لوگوں کے پرہیز ہوگی۔
م کر نیوالے لوگوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اور اس میں کوئی
کٹ نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہماری عمت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہے گی۔
یہ احمدی نور اور دیگر اخبارات اور رسالہ جہاں اشاعت کی ترقی کو اپنا فرض
ل کر لیا۔ سر دست میں بھی پانچ اخبارات کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں
م رقم کو اس طرح خرچ کیا جاوے۔ کہ اس چند ایسے غیر مسلموں کے نام جو چھ آنے
مانہ اخبار کی قیمت دے کیلئے تیار ہوں اخبار نور سال بھر کیلئے جاری کیا جائے
حال سیر مذکورہ بالا مضمون کو آپ شائع کریں بعد میں میں کچھ بالتفصیل
لکھوں گا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ کا اعلان

فوری توجہ کے قابل

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمائیں جس کی

کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل احباب ہر حضور پر توجہ کرتے ہیں۔

(۱) حضرت نواب محمد علیخان صاحب (۲) حضرت میا بشیر احمد صاحب ایم۔ سی۔

(۳) چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ سی۔ (۴) ماسٹر عبد الغنی صاحب

(۵) مولوی شیر علی صاحب ایم۔ سی۔ (۶) ماسٹر محمد الدین صاحب ایم۔ سی۔

وہ انشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل (۸) قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ایڈیٹر الفضل

(۹) شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور (۱۰) شیخ یعقوب صاحب ایڈیٹر الحکم

(۱۱) میرت اسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق

اس کمیٹی کا پہلا جلسہ ۲۳۔ جولائی کو زیر صدر جناب مولوی

شیر علی صاحب بی۔ آ ہووا۔ جس میں تجویز ہووا۔ کہ کمیٹی کے تمام

اعراض و مقاصد چھاپ کر تمام احمدیہ انجمنوں اور بعض افراد کو

بھیجے جائیں۔ تاکہ احمدی اصحاب ان کے واقف ہو کر کمیٹی کے کام

میں امداد دینی شروع کر دیں۔

پس احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور کے

متعلق بہت جلدی خاکسار کو مطلع فرماویں۔ تاکہ کمیٹی اپنا

کام باقاعدہ شروع کر دے۔

(۱) کس قدر افراد ان کے ہاں سے فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔

(۲) کس قدر احمدی افراد ان کے ہاں سے دوسرے جنگی کاموں کے لئے گئے ہیں۔

(۳) ان کے ذریعہ دوسرے لوگ کس قدر بھرتی ہوئے ہیں۔

(۴) کس قدر چنڈہ دیا ہے۔ (۵) کس قدر قرضہ جنگ میں حق لیا ہے۔

(۶) جنگی کمیٹیوں میں کون کون سے ممبر ہیں۔ (۷) ڈیفنس فورس میں

کس قدر آدمی شامل ہوئے ہیں جہاں تک ممکن ہو مندرجہ بالا امور کا نیز ان

خطہ کا جو اس کمیٹی کی طرف سے احباب کو پہنچیں جلدی جواب دیا جائے۔

(سکرٹری انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ قادیان)

(۱۶۸)

نواب لغٹ گورنر بہادر کا پیغام پنجاب کے نام

ابھی تمام سلطنت برطانیہ کی طرف سے ایک عظیم ایشان اور متحدہ
جدوجہد کی اور ضرورت ہے۔ اگر پنجاب اس فتح میں
بھی اپنی گزشتہ روایات اور حال کی شاندار کارگزاری کے
مطابق شریک ہونا چاہتا ہے۔ تو اسے آئندہ مئی سے
پہلے دو لاکھ سپاہی مہیا کر دینے چاہئیں۔ یہ وہ تعداد ہے
جو ۱۴ مئی کی کانفرنس منعقدہ لاہور کے فیصلہ کے مطابق
پنجاب کو اس سال دینی چاہیے۔ ماسوائے اس کے گزشتہ
سال کی طرح اس دفعہ بھی پنجاب کو قرضہ جنگ میں ہندوستان
کے صوبوں میں ممتاز درجہ حاصل کرنا چاہیے۔ میں اس بات
پر یقین رکھتا ہوں کہ پنجاب کے لوگ ابھی تک اپنے عہد
کو پورا کرنے اور حق کی حمایت کرنے میں ناکام نہیں رہے۔
ہیں۔ اور توقع رکھتا ہوں کہ اب بھی وہ نہایت جرات اور
فراخ جو صلگی سے تمام ایسی قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہیں۔
جن سے ان کی اس ناموری میں جو ان کو وسیع سلطنت
برطانیہ اور اتحادی اقوام میں حاصل ہے۔ اور فائدہ
ہوگا۔ اس طرح وہ تمام ملکی۔ جنگی۔ تمدنی و سیاسی مدارج
جو ان کے لئے عنقریب کھلنے والے ہیں۔ حاصل کرنے کی
قابلیت کا ثبوت ہم پہنچا سکیں گے۔ صوبہ پنجاب آج تک
کبھی اپنے فرائض کے سرانجام دینے میں ناکام نہیں
ہوا۔ اور یہ کہنے کا موقع نہ آنا چاہیے۔ کہ حق کی
فتح کے عظیم ایشان جدوجہد کے آخری مدارج پر
پہنچ کر پنجاب ناکام رہا۔

(حق)

جنگ کی چوتھی سالگرہ کی تقریب پر میں باشندگان پنجاب کا
انکی چہار سالہ کارگزاری پر شکریہ ادا کرنا اور اس جفا کا اظہار
کرنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے ان پر اس بارہ میں ہے۔ کہ ستمبر
میں جو وعدہ انہوں نے شہنشاہ کے ساتھ سلطنت کو حق الوص
ہر ممکن طریق سے مدد پہنچانے کے متعلق کیا تھا۔ اسے وہ
پورا کریں گے۔ دشمن برابر انسانی اور خدائی قوانین کی
خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اور یہ لڑائی بہت شدید اور
طویل ہو گئی ہے۔ بعض اوقات جنگی حالت کی تبدیلیاں
فکر و اندیشہ کا باعث بھی ہوتی ہیں۔ لیکن یہ حیثیت
مجھ سے پنجاب کے لوگوں کے پاؤں حق کی حمایت میں کبھی
نہیں ڈگسکتے۔ ان کی ہمتوں میں کبھی ضعف واقع نہیں
ہوا۔ اور خدا کی تائید کے سہارے پر آخری فتح کا جو پختہ
یقین انہیں ہے اس میں کبھی جنبش نہیں آئی۔ پنجاب
لے لاکھوں مرد اپنے شہنشاہ کی حمایت اور آبادی
ملک کی حفاظت میں لڑنے کے لئے بھیجے ہیں۔ بڑی
فراخ جو صلگی سے بیمار اور زخمی سپاہیوں اور ان کے رشتہ داروں
کے متعلق امدادی تحریکوں میں حصہ لیا ہے۔ علاوہ ازیں
کر وڑوں روپیہ جنگی اخراجات کے لئے سرکار کو بطور
قرضہ دیا ہے۔ گزشتہ چند مفتوں کے واقعات نے ظاہر کر دیا
ہے۔ کہ فرانس اور فلینڈرس میں جہاں کہ لڑائی کے آخری
مرحلے ہو رہے ہیں۔ ہوا کا رخ اتحادیوں کے حق میں ہل
گیا ہے۔ مستقبل ہمارے لئے امید افزا ہے۔ اور اگرچہ عراق اور
فلسطین اور یورپ کی طرف ہماری نظریں اب پورک طمیننا
سے اٹھ سکتی ہیں۔ لیکن یہاں کامل فتح حاصل کرنے کیلئے

انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ

آغاز جنگ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی استطاعت و ہمت کے موافق اس جنگ میں اپنی سرکار برطانیہ کے جھنڈے تلے اپنے فرزندوں کو اپنا فرض ادا کرنے کے لئے مختلف کاموں پر بھیج رہا ہے۔ اور کبھی سلسلہ کے امام و پیشوا نے نہیں چاہا کہ ان خدا کو نمایاں کرے۔ یا اس کے لئے کسی اجر کا خواہشمند ہو۔ اس لئے کہ برطانیہ کی حکومت اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ و اشاعت دونوں لازم ملزوم ہیں جس جتنہ حکومت کو وسعت اور امن حاصل ہوگا۔ اسی قدر اس سلسلہ حقہ کی اشاعت و تبلیغ کے ذریعہ اور اسباب میں سہولتیں پیدا ہوتی جائیں گی عراق عرب اور شام میں ہماری تبلیغ کے لئے جو مشکلات تھیں۔ وہ دوسرے لوگ آسانی سے ادا نہ نہیں کر سکتے۔ مگر احمدی قوم انہیں بہت صفائی سے مشاہدہ کرتی ہے۔ لیکن آج یونین جیک کیساتھ علم احمدیت بھی بھرہ و بختاد میں اڑ رہا ہے۔ اور بڑی آزادی کے ساتھ احمدی جماعتیں اپنے فرائض مذہبی کو ادا کر رہی ہیں۔ اس لئے احمدی سلسلہ نے اپنے موجودہ امام کے عہد خلافت میں اس جنگ میں جو حقہ لیا۔ ہر چند وہ دنیوی اغراض پر مبنی نہیں۔ اور اسی لئے کبھی سلسلہ کی طرف سے انکو نمایا کر نیکی کو شش نہیں کی گئی۔ لیکن یہ کام اب تک گوئے اندازہ حیثیت رکھتا تھا۔

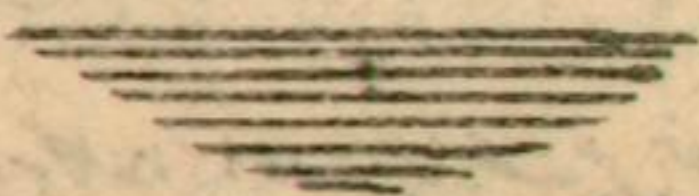
حضرت خلیفۃ المسیح نے آغاز جنگ کیساتھ ہی اپنی جماعت کو تاکید کی احکام دیدیتے تھے۔ کہ وہ جس طرح بھی جنگ میں حقہ لے سکتے ہوں ہیں اور سالانہ اجتماع پر جبکہ ہندوستان کے تمام صوبوں کے قائم مقام موجود تھے انہوں نے بہ آواز بلند جنگ کی اہمیت اور احمدی جماعت کے فرائض کو بیان کرتے ہوئے ان پر جوش و خروش الفاظ میں توجہ دلائی تھی۔ کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں ضرور لڑتا ہوں کہ جاتا

اس لئے آغاز جنگ سے ہی احمدی جماعت نے اپنی طاقت کے موافق حقہ لیا۔ کوئی سہائی جنگ ایسا باقی نہ رہا۔ جس میں احمدیہ نے حصہ نہ لیا ہو۔ اور بعض نے اس خدمت اور فرض کو ادا کرتے ہوئے اپنی جانوں کو قربان کر دیا +

Digitized by Khilafat Library

پھر کوئی صیغہ اور خجہ ایسا نہ تھا۔ جس میں انہوں نے کام نہ کیا۔ لیکن جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ کبھی کوشش نہیں کی گئی۔ کہ ان خدا کی صراحت ہوتی یا مجموعی طور پر انہیں شش کیا جاتا۔ مگر اب جبکہ بعض مختلف مقامات سے میدان جنگ میں گئے ہوئے ہمارے دوستوں کی بعض ضرورتوں پر توجہ کر نیکی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور غلام وہ ہیں سلسلہ کی تاریخ کے ایک ضروری ورق کی حفاظت کا سوال پیش ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح نے مناسب سمجھا کہ وہ کام جو اب تک گورنر متفرق طور پر ہوتا رہا ہے۔ اسے ایک باضابطہ نظام کا رنگ دیا جاوے۔ اس مقصد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے مندرجہ بالا نام کی ایک انجمن قائم کی ہے۔ اس انجمن کے اغراض و مقاصد کو خود حضرت خلیفۃ المسیح نے بیان فرمادیا۔ اس لئے میں حضرت کا اعلان کسی لمبی تمہید کے بغیر شائع کر دیتا ہوں۔ جس سے بڑھ کر کوئی موثر اور موقر الفاظ نہیں ہو سکتے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنائے کہ اسے اب پور جوش اور اخلاص کے ساتھ آگے بڑھے۔ اس انجمن کے دفتر سے جس قسم کی اطلاعوں کے مہیا کرنے کے لئے خط و کتابت جاری ہوگی۔ یا جو تحریکیں قرضہ جنگ اور دیگر ٹنگ وغیرہ کے لئے جاری ہوں۔ انہیں کامیاب بنائیں +

الحکم میں بھی خصوصیت سے اس کے متعلق ضروری سفارشات انشاء اللہ لکھے جائیں گے +



ادارہ جنگ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا فرمان جماعت احمدیہ کے نام

مدارنا۔ سلام علیکم۔ دل میں توجہ سے دیکھو۔ جو آپ لوگوں کو
کرسٹا چاہتا ہوں۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا۔ اور ابھی میری صحت
جو اللہ تعالیٰ کے روزانہ ترقی کر رہی ہے۔ ابھی اس بوجھ کو برداشت
نہیں کر سکتی۔ مگر ایک بات فوراً آپ لوگوں تک پہنچانا ضروری
ہے۔ اس وقت کہنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ
برطانیہ سے جو تعلق ہے۔ وہ باقی تمام جماعتوں سے الگ ہے۔ ہمارا حال
ہی اس قسم کے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اور ہمارے فائدہ ایک ہو گئے ہیں
گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی ملے قدم بڑھانا
ہے۔ اور اس کو خدا کا عطا کردہ کوئی نقصان پہنچے۔ تو اس حد تک ہم بھی محفوظ
نہیں رہ سکتے۔ اس لئے شریعت اسلام جو حضرت شیخ موعود علیہ السلام کے
حکم کے تحت اور خود اپنے فرائض کی حفاظت کیلئے اس وقت
جبکہ جنگ جہاد کی گرم بازاری ہے۔ رہا ہی جماعت کا فرض
کہ وہ ہر ممکن طریق سے گورنمنٹ کی مدد کرے۔ اور چونکہ ہر ایک
شخص نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کس کس طریق سے گورنمنٹ کی مدد کر سکتا
ہے۔ اور فطرت انسانی کے مطابق انسان کو بار بار یاد دلانے
کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے اس کام کو باحسن و بتمام تک پہنچانے کے لئے
میں نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے گیارہ ممبر قادیان میں ہو گئے۔
انہوں نے مددگار کے طور پر ہر صوبہ میں ایک ایک ممبر مقرر کیا
جائے گا۔ وہ اپنے مددگار اپنے علاقہ میں ہر ایک جگہ پر جہاں احمدی
جماعت ہو۔ مقرر کرے گا۔

اس کمیٹی کا کام یہ ہو گا کہ احمدی جماعت میں خصوصاً ۱۰۱
دوسرے لوگوں میں عموماً بہت سی تحریک کرتا۔ (۲) مالی طور پر گورنمنٹ

کی مدد کرنے کی تحریک احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کرنا۔ (۳) احمدیوں
کو جو تکالیف فوج میں ہیں۔ ان کے دور کرنے کی کوشش کرنا۔ (۴)
پچھلی کل خدشا جو احمدیوں سے کی ہیں۔ ان کی فہرست طیار کرنا
اور آئندہ ساتھ ساتھ تیار کرتے رہنا۔

یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک خدمت جو کوئی شخص کرے
اس کے اس ضلع کے حکام اور پنجاب گورنمنٹ کو باقاعدہ ماحولی طور
پر مطلع کیا جاتا رہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہماری تمام جماعت اس کام میں اس کمیٹی کی
مدد کریں گی۔

اس کمیٹی کا نام ”انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ“ ہو گا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

دارالان میں دعائیہ جلسہ

۳۔ اگست کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان دارالان میں منعقد
دعائیہ جلسہ جنگ کی سالگرہ کی تقریب پر سچے صبح کو مدظلہ العالیہ اسلام اور سید احمدیہ میں
جلسے ہوئے جہاں ہاتھ بٹھانے والوں کے دونوں گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ علی و وفاداری
کیلئے پُر جوش تحریکیں اور تقریریں کیں بعد نماز عصر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب امیر
جماعت قادیان نے درس آن مجید کے بعد برٹش حکومت کے برٹش پرائمر ایک زبردست تقریر کی
اور غبی رنگ میں بتایا کہ اس حکومت کے تحت میں ہم نے جو فائدہ حاصل کئے ہیں ان کے
لئے ہم کس قدر فرائض اپنے ذمہ رکھتے ہیں اور سلسلہ کی ترقی کی بنا پر احمدی جماعت کی ذمہ داری
کی تشریح کی۔ کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس گورنمنٹ کیلئے دعائیں فرما
تھے جن نازک ایام کا علم بھی حضرت شیخ موعود کو دیا گیا تھا۔ آپ نے اس علم کی بنا پر گورنمنٹ کے لئے
اس نام میں دعا کی۔ اس لمبی تقریر کے بعد (جو انعام لڑائی کے رنگ میں ڈوبی ہوئی تھی) سید صاحب نے
سننے کیلئے قادیان کی تمام احمدی کلبوں کی جمع تھی حضرت مولوی صاحب نے تمام جگہ کے
ساتھ برٹش فوج کی دعا و نصرت کیلئے اہل تہنات دعا مانگی۔ شتعلیٰ اپنے فضل و کرم سے